

پورے شعر کا حاصل یہ ہے کہ کوئی انسان میرے محبوب کو دل دیے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔

۲۔ شرح : موت بہر حال آئے گی، لیکن ہم آج اس کے آرزو مند ہیں اور اسے مند ہے کہ آج نہیں، بلکہ مقررہ وقت پر آئے گی۔ آہ! ہم کیا کہیں کہ موت سے ہمیں کس قدر شکایتیں ہیں۔ جب اُسے آنا ہی ہے اور آئے بغیر رہ نہیں سکتی تو آج کیوں نہیں آ جاتی ؟

۳۔ شرح : رقیب کو جب دیکھو، وقت بے وقت محبوب کے کوچے میں موجود رہتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کوچے کو رقیب کا گھر نہ کہیں تو کیا کہیں گھر وہی مقام ہے، جہاں انسان عموماً رہتا ہے اور خاص مشاغل کے بغیر وہاں سے باہر نہیں جاتا۔ جب رقیب نے کوٹے یا ر میں رہنے کی ویسی ہی صورت پیدا کر لی ہے تو وہی اس کا گھر بن گیا۔

۴۔ شرح : یہ معشوقانہ ناز و انداز تو دیکھیے کہ جب ہم دل کی بات کہنے کا ارادہ کرتے ہیں تو یہ فریب دے دیا جاتا ہے کہ ہمیں کہے بغیر ہی سب کچھ معلوم ہے اور تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح وہ دل کی بات بھی نہیں سنتے۔

۵۔ شرح : جب کبھی بازار میں ملاقات ہو جاتی ہے تو خوب سوچ سمجھ کر وہیں حال پوچھنے لگتے ہیں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ عاشق بازار میں دل کھول کر بات نہیں کر سکے گا۔ وہ پر سش کا فرض ادا کر دیں گے اور جو کچھ انھیں سنانا چاہیے، اس کی نوبت نہ آئے گی۔

شعر کا ایک پہلو یہ ہے کہ شرفاء خاص باتیں بازار میں کرنا اور کہنا آدابِ مجلس کے خلاف سمجھتے تھے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ محبوب حد درجہ شوخ و عیار ہے جو گہر دو پیش دیکھ کر حال پوچھتا ہے تاکہ تفصیل کی نوبت نہ آئے۔

۶۔ شرح : اے محبوب! تمہیں تغافل کے باعث سر رشته وفا کا